السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں سر کا مسح کرنے کے بعدالٹے ہاتھوں گردن کا مسح بھی کیا جاتا ہے، اس کی شرعی حیثیت واضح کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

[سر کا مسح بایں طور پر کیا جائے کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے سرے سے شروع کرکے گدی تک پیچھے لے جائیں، پھر پیچھے سے آگے تک لے آئیں کہ جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ [صحیح بخاری، الوضو: ۱۸۵

[پھر کانوں کا مسح اس طرح کیا جائے کہ شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا جائے۔ [ابن ماجہ، الطہارۃ: ۴۳۹

گردن کے مسح کرنے کے متعلق جو حدیث پیش کی جاتی ہے وہ محدثین کے معیار صحت پر پوری نہیں اترتی۔ جس کی تفصیل یہ ہے :

[جس نے وضو کیا اور گردن کا مسح کیا، قیامت کے دن لوہے کے طوق سے محفوظ رہے گا۔ [تاریخ اصفہان

[گردن کا مسح کرنا قیامت کے دن طوق سے محفوظ رہنا ہے۔ [مسند الفردوس

[یہ دونوں روایات موضوع اور خودساختہ ہیں کیونکہ ان میں محمد بن عمروانصاری ایک راوی، واہی تباہی مچانے والا اور انتہائی ناقابل اعتبار ہے۔ [سلسلہ الاحادیث الضعیفہ ص ۱۶۷، ج ۲ نمبر ۴۴،

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گردن کا مسح کرنا ثابت نہیں ہے۔ آپ نے وضو کرنے کا طریقہ امت کو تلقین کیا ہے اس میں گردن کے مسح کا سرے سے وجود نہیں ہے۔ جمہور علما، مثلاً: امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اس کے قائل نہیں ہیں۔ اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں۔ اس لئے گردن کے مسح کے بغیر وضو کرنا چاہیے۔ [فتاویٰ ابن تیمیہ، ص: ۱۲۷، ج ۲۱]

[امام ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ دوران وضو گردن کا مسح کرنا احادیث سے ثابت نہیں۔ [زادالمعاد، ص: ۶۸، ج ۱

[امام نووی رحمہ اللہ نے اسے بدعت قرار دیا ہے جیسا کہ علامہ ترکمانی نے اسے نقل کیا ہے۔ [نیل الاوطار، ص: ۲۰۲، ج ۱

اس لئے وضو کرتے وقت گردن کے مسح سے اجتناب کرنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:90